



محدث فتاویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا قربانی کے گوشت میں کافر پڑوسی کا بھی حصہ ہے یا نہیں؟

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ اپنے کافر پڑوسی کی دلجوئی اور اس کی تالیف قلب کے لئے اسے قربانی کے گوشت کا تحفہ دے حق پڑوسی کا بھی یہ تقاضا ہے۔ اور شرعاً اس کی ممانعت کی کوئی دلیل بھی نہیں اس ارشاد باری تعالیٰ کے عموم کے مطابق بھی یہ جائز قرار پاتا ہے کہ:

﴿يَتَّبِعُكَ اللَّهُ عَنِّي لَمْ يَتَّبِعْكَ لِي الدِّينِ وَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْكَ مِن دُونِ كُفْرٍ أَن تَزُولَ إِنَّ اللَّهَ يَكُونُ لَكُمْ عَنَّا فَاصِلٌ ۖ﴾ ... سورة الممتحیة

"جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا" اللہ تو انصاف کرن والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

فتویٰ کمیٹی کی طرف سے اس مسئلہ میں پہلے بھی حسب ذیل فتویٰ جاری ہو چکا ہے کہ:

"ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم کسی کافر زمی اور قیدی کو قربانی کا گوشت کھلائیں فقر قرابت پڑوس پاتالیف قلب کے لئے کسی بھی کافر کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے۔ کیونکہ قربانی کے جانور کو ذبح یا نحر کرنا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے تقرب کے حصول کے لئے ہے۔ اور اس کے گوشت کے بارے میں افضل یہ ہے کہ ایک ٹکٹ خود کھائے ایک ٹکٹ رشتہ داروں پڑوسیوں اور دوستوں کو تحفہ دے اور ایک ٹکٹ فقیروں میں صدقہ کر دے۔ اس میں آکر کمی بیشی ہو جائے یا کسی ایک قسم میں ہی سارا گوشت صرف کر دے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں اس میں کافی گنجائش ہے۔ البتہ کسی حربی کافر کو قربانی کا گوشت نہیں دینا چاہیے۔ کیونکہ اس کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کی بجائے اس کی کمزوری اور ذلت اور رسوائی مقصود ہے۔"

حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے عموم کے پیش نظر دیگر نفل صدقات کے لئے بھی یہی حکم ہے:

﴿يَتَّبِعُكَ اللَّهُ عَنِّي لَمْ يَتَّبِعْكَ لِي الدِّينِ وَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْكَ مِن دُونِ كُفْرٍ أَن تَزُولَ إِنَّ اللَّهَ يَكُونُ لَكُمْ عَنَّا فَاصِلٌ ۖ﴾ ... سورة الممتحیة

"جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا" اللہ تو انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی رکھنے سے منع کرتا ہے۔ جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ان (لوگوں) سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ اپنی مشرک ماں کے ساتھ مالی طور پر صلہ رحمی کر سکتی ہیں۔

حدامہ حمزہی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 38